دار العلوم حقانیہ اور ادارہ الحق حضرت مفتی صاحب مرحوم کے سانحہ ارتحال میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ، مرحوم کے تلامذہ و متوسلین، برادران و دیگر اعزہ کے ساتھ اس صدمہ میں برابر کا شریک اور حضرت مفتی صاحب کے رفع درجات کا متمنی ہے اور خود کو تعزیت کا مستحق سمجھتا ہے۔

اللہ کریم مرحوم کے پسماندہ گان و جملہ متعلقین کو اس صدمہ عظمیٰ کے تحمل و برداشت اور ان کے عظیم مشن کی تکمیل اور ذمہ داریوں کے نباہنے کی توفیق دے۔

اللھم اغفرلہ ونور ضریحہ واجزہ عنا وعن جمیع المسلمین

خیر الجزاء وارفع درجتہ فی علیین وعوض المسلمین فیہ خیرا

حضرت مولانا محمد ایثار القاسمیؒ کی المناک شہادت

ابھی ہم شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کی مظلومانہ اور المناک شہادت کے غم سے فارغ نہ ہونے پائے تھے کہ عظمت صحابہؓ کے منادی اور تحریک نفاذ شریعت کے عظیم رہنما، ملت کے غم خوار، دجل و تلبیس، رفض و عداوت سے برسر پیکار اور چراغ مصطفوی کے لئے شرار بولہبی سے ستیزہ کار جواں سال جواں مرگ مرد مجاہد بطل جلیل حضرت مولانا محمد ایثار القاسمیؒ کو بھی ضمنی الیکشن کے روز (۱۰ جنوری) گوگیاں بستی ضلع جھنگ میں شہید کر دیا گیا فرحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

مولانا ایثار القاسمی شہید بھی اپنے پیش رو مولانا جھنگوی کی طرح علاقہ جھنگ پر ایک طویل اور قدیم عرصہ سے جاگیرداروں اور وڈیروں کی مضبوط گرفت اور ان کے سیاسی و معاشی استحکام کے باوصف، ان کے ظلم و تشدد مطلق العنانیت اور رفض و شیعیت کے فروغ و یلغار اور جاگیردارازم کے خلاف نبرد آزما ہوئے ان کے غرور و نخوت کو للکارا، اس عظیم اور مقدس مشن کی تکمیل کے لئے انتخابات کے میدان میں کود پڑے اور بالآخر اس بے سرو سامان درویش نے الیکشن میں جنگ جیت لی۔ موصوف گذشتہ انتخابات میں جھنگ سے قومی اور صوبائی اسمبلی کی دونوں نشستوں پر کامیاب ہوئے تھے اور اب صوبائی اسمبلی کی چھوڑی ہوئی نشست پر اپنے نامزد امیدوار کی الیکشن کے مہم میں مصروف تھے کہ ازلی شقاوت کے ماروں کی گولیوں کا نشانہ بنا دئے گئے۔

مرحوم اخلاص، جوش عمل اور سوز دروں کا زاد لئے کر، رفض و قادیانیت، منافقت اور دجل و تلبیس کا تعاقب کرتے ہوئے ایوان اسمبلی میں پہنچے اور اپنے مقدس مشن کی تکمیل کرتے ہوئے ایوان حکومت میں اپنی آخری تقریر میں بے باکی اور جرأت و شجاعت کے ساتھ حقیقت پر مبنی موقف کا برملا اظہار کیا۔ (موصوف کی اسمبلی میں آخری تقریر اسمبلی سیکرٹریٹ سے حاصل کر کے اسی شمارہ میں شریک اشاعت کر دی ہے)

تحفظ ناموس صحابہؓ اور شریعت بل کی منظوری و نفاذ کے سلسلہ کی ان کو دھن لگی ہوئی تھی۔ وہ اسے محض ملی مسئلہ ہی نہیں خاندانی، انفرادی اور ذاتی مسئلہ سمجھتے تھے۔ حضرت قاسمی شہید تحریک نفاذِ شریعت کے علمبردار، سب سے بڑے وکیل اور جمعیۃ علماء اسلام اور انجمن سپاہ صحابہؓ کے بے باک قائد و رہنما تھے۔

مولانا قاسمی نے خالص دینی سیاست اور جذبۂ جہاد سے تحفظ ناموس صحابہؓ اور مسئلہ شریعت بل کو اسمبلی میں بھی اپنی پوری تابانی اور اہمیت کے ساتھ زندہ رکھا ــــ مولانا سمیع الحق اور ان کے رفقاء نئے دورِ حکومت میں پھر سے اربابِ حکومت اور اہل سیاست سے نفاذِ شریعت کے لئے پنجہ آزمائی کر رہے تھے جب کہ مولانا ایثار القاسمی اس گروہ مجاہدین کے ایوانِ اقتدار میں بے باک وکیل تھے۔

مولانا قاسمی، حق نواز شہید کے رفیق خاص، ان کے معتمد اور نائب و جانشین تھے ان میں فطرتی اور قدرتی طور پر ذہانت و طباعی اور جرأت و حق گوئی کا خداداد جوہر موجود تھا ان کی طبیعت میں قبول حق اور اس کے اظہار و اعلائے کلمۃ الحق کی بھرپور صلاحیت اور ان کی فطرت میں وہ بے چینی اور بے تابی موجود تھی جس نے ان کو بہت ہی مختصر مدت میں شعلہ جوالہ بنا دیا۔ مرحوم کی تقریر کے آتشیں جملے شعلے برساتے تھے خطیبانہ اخلاص، بے ساختگی و برجستگی اور زور و روانی ایسی پیدا ہوگئی کہ بہت جلد آتش نوا مقررین کا شیوہ اور شعلہ بار خطیبوں کا خاصہ ان میں پیدا ہوگیا۔

مولانا حق نواز جھنگوی ہوں یا مولانا ایثار القاسمی، ان کے مساعی و اہداف اور تمام تر جدوجہد کا دستور العمل حماسہ کا یہ شعر تھا جو ایک اسلامی شاعر نے اپنی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے

اذا ھم القی بین عینیہ عزمہ

ونکّب عن ذکر العواقب جانبا

جب وہ کسی کام کا ارادہ کرلیتا ہے تو اپنے مقصد کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھ لیتا ہے اور نتیجے سے بالکل آنکھیں بند کرلیتا ہے۔

مولانا حق نواز شہید اور مولانا قاسمی شہید ان خوش قسمت مجاہدین میں تھے جن کے لئے جہاد و قربانی کا اجر اللہ تعالیٰ نے قیامت میں دینے کے لئے رکھا ہے۔ ابھی جوانی تھی زندگی کی کم بہاریں دیکھی تھیں اپنی تحریک و جہاد کے ثمرات ابھی کم دیکھے تھے ان کی آرزو تھی کہ ملک میں تحفظ ناموس صحابہؓ کا مشن کامیاب ہو، نظام خلافت راشدہ کا راج ہو، شریعت بل کی منظوری و نفاذ ہو اور ملک امن کا گہوارہ بنے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ملک میں نفاذِ شریعت کی بہار دیکھنے کے مستحق تھے مگر اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا، ظلم پہ ظلم، طعنوں پہ طعنے اور اپنوں اور اغیار کی یلغار اور دشمنوں کی دشنام طرازیاں اور دھمکیاں بڑے صبر و استقلال کے ساتھ سہتے رہے مگر ان کے پائے استقامت میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ انہوں نے قوم کو جو مشن دیا، پیغام دیا،

اور جس انداز سے اور جس جرأت و شجاعت سے تحریک چلائی اور رفض و شیعیت کو جس بہادری سے للکارا ، ان کی للکار اور پکار ملک کے بچے بچے اور اطراف و اکناف عالم اور کائنات کے ذرے ذرے پر ثبت ہوگئی ہے ع

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

مگر قوم نے ان کو جو صلہ دیا تو اس پر ان کو وہی کہنے کا حق ہے جو ایک شکستہ دل پیغمبر نے اپنی قوم سے کہا تھا :-

"ولکن لا تحبون الناصحین"

جہاں تک تحفظ ناموس صحابہؓ اور نفاذِ شریعت کی جدوجہد میں کامیابی کا سوال ہے تو ان کو یہ بھی کہنے کا حق حاصل ہے کہ ؎

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو ہم وفا کر چلے

دارالعلوم میں مرحوم کے لئے ایصال ثواب ، دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا - دارالعلوم کے مہتمم مولانا سمیع الحق مدظلہ مرحوم کی المناک شہادت کی خبر سنتے ہی جھنگ کے لئے روانہ ہو گئے ۔ جہاں انہوں نے نماز جمعہ بھی پڑھایا اور جنازہ میں شرکت کی - خدا کرے کہ ارباب حکومت کو توفیق ہو کہ شہید کے قاتلوں کو تعزیر کے مرحلہ سے گذار کر انہیں ان کے انجام تک پہنچائیں ؛ رحمہم اللہ تعالیٰ ورضی اللہ عنہم وارضاھم

(عبدالقیوم حقانی)

خوشخبری

سال ۱۴۱۱ھ ۱۴۱۲ھ کیلئے درجہ

"تخصص فی الفقہ الاسلامی و الافتاء" میں داخلے کی خواہش رکھنے والے طلبا سے درخواستیں ۲۵ شعبان ۱۴۱۱ھ تک مطلوب ہیں درخواستیں بمعہ جملہ کوائف مقررہ تاریخ تک دفتر تعلیمات میں وصول کی جائیں گی ۔

نیز وفاق کے امتحان میں عمدہ کامیابی کے علاوہ علمی استعداد اردو ، اور عربی زبان سے واقفیت ، خوشخطی قابل ترجیح امور ہیں ۔

دفتر - ناظم تعلیمات ، دارالعلوم حقانیہ - اکوڑہ خٹک